غزل

عداوت، نفرت کا اُمڈ کر ہے اِک طوفاں آیا ہوا
میں رہوں تو نہ رہے، یہی من میں ہے سمایا ہوا

تِرے حُسن کی تاب بھلا کہاں اُسے
نکلتا ہے بیچارہ چاند بھی ہر شام گھنایا ہوا

ہو کیسے برسات ابر ِ کرم کی ہم پر اَب
آسماں بھی ہے ہمارے گناہوں کا ستایا ہوا

نہ تڑپ اے دل تُو، چل کسی ویرانے میں
یاں تو سارا شہر ہی خون میں ہے نہایا ہوا

تِرے درد کا ذوالفقار نہیں کوئی علاج
سارے جہاں سے اپنا غم تو نے ہے چھپایا ہوا